اسلام اور سیاست

مجموعۂ افادات

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

و دیگر اکابرین

مع رسالہ

حکیم الامت کے سیاسی افکار

از

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہٗ

ترتیب جدید

محمد اسحٰق ملتانی

مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان فون: 4540513-4519240

اسلام اور سیاست

تاریخ اشاعت.......................ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ
ناشر...............................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت..........................سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔
الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں
تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان   مکتبہ رشیدیہ........راجہ بازار........راولپنڈی
ادارہ اسلامیات........انارکلی........لاہور   یونیورسٹی بک ایجنسی....خیبر بازار........پشاور
مکتبہ سید احمد شہید........اردو بازار........لاہور   ادارۃ الانور........نیوٹاؤن........کراچی نمبر 5
مکتبہ رحمانیہ........اُردو بازار........لاہور   مکتبہ المنظور الاسلامیہ....جامعہ حسینیہ....علی پور
مکتبہ المنظور الاسلامیہ........بلاک زیڈ........مدینہ ٹاؤن........بنک موڑ........فیصل آباد

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K   119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE   BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

اجمالی فہرست

اب صرف یہ بات رہ گئی کہ تقویٰ اور تعلق مع اللہ کیسے حاصل ہو۔ تو سنئے تعلق مع اللہ اللہ تعالیٰ کے ظاہری و باطنی احکام پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

ہر شخص کو چاہئے حتی الامکان احکام شرعیہ کی ظاہراً و باطناً پابندی کرے خدائے عزوجل کے سامنے گریہ وزاری کرے، گڑگڑائے اس طرز عمل سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مسلمانوں کی حالت درست ہونے لگے گی اور مطلوب ترقی تک پہنچنا دشوار نہ رہے گا۔ (اسعد الابرار ص ۳۵۹)

ناقابل انکار حقیقت

آج کل لوگوں میں مادہ پرستی کا غلبہ ہے۔ مادی ترقی ہی کو ترقی سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ مادی وسائل پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ اور ان پر ناز کیا جاتا ہے لڑائی میں بھی مادی ہتھیار اور سامان جنگ کو نصرت و کامیابی کا سبب خیال کیا جاتا ہے۔ مالک حقیقی رب العالمین پر نظر نہیں کی جاتی۔

دیکھئے ابتدائے اسلام میں جتنے جہاد ہوئے ان میں عموماً کفار کے پاس ہر قسم کے ہتھیار کافی تعداد میں موجود تھے اور مسلمان ان کے لحاظ سے بالکل بے سروسامان اور خالی ہاتھ کہے جانے کے مستحق تھے۔ غزوہ بدر میں اسلامی لشکر کے پاس صرف آٹھ تلواریں تھیں گو نیزے وغیرہ اتنے کم نہ تھے۔ اور جنگ دست بدست ہوئی جس میں تلوار زیادہ کار آمد ہوتی ہے اس پر طرہ یہ کہ کفار تعداد میں مسلمانوں سے تین گنا تھے اور سب کے سب ہتھیار بند تھے۔ اور اس کے باوجود مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے کامیاب فرمایا کامیابی و فتح مندی نے ان کے قدم چومے۔

بلکہ واقعہ یہ ہے کہ سب غزوات میں کامیاب تر غزوہ بدر ہی کا ہے کیونکہ اس سے کفار کے حوصلے ہمیشہ کے لئے پست ہو گئے تھے اور ان کی سطوت و شوکت (غلبہ) ٹوٹ گیا تھا۔

تو اب غور کیجئے کہ یہ نصرت مادی ترقی کا نتیجہ تھی یا ایمان و اخلاص کی برکت تھی۔

(اسعد الابرار سفر نامہ لاہور مطبوعہ لاہور ص ۳۶۵)

مسلمانوں کے مغلوب ہونے کی اصل وجہ

ایک مرتبہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب (نور اللہ مرقدہٗ) نے فرمایا کہ ترمذی میں یہ حدیث لن یغلب اثنا عشر الفاً عن قلته "یعنی بارہ ہزار مسلمانوں کا لشکر قلت تعداد

(یعنی اقلیت) کی وجہ سے کبھی دشمنوں کے مقابلہ میں مغلوب نہ ہوگا'' اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا کیونکہ یہ بات یقینی طور سے ثابت ہے کہ بارہ ہزار کیا، بارہ ہزار سے کہیں زائد تعداد کے لشکر اپنے دشمنوں سے شکست کھا گئے (اور آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بارہ ہزار سے کہیں زائد مسلمانوں کا لشکر اپنے دشمنوں سے مغلوب ہے پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟)

حضرت مولانا کی برکت سے میرے ذہن میں جواب آ گیا۔

میں نے عرض کیا کہ حدیث شریف کا مضمون بالکل بے غبار ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عن قلة فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قلت (یعنی تعداد کی کمی) کی وجہ سے مغلوب نہ ہوگا "عن علته" نہیں فرمایا کہ کسی اور سبب سے بھی مغلوب نہ ہوگا۔ لہٰذا جہاں بارہ ہزار یا بارہ ہزار سے زائد لشکر شکست کھا گئے اس کی وجہ قلت (تعداد کی کمی) نہیں بلکہ کوئی دوسری علت ہوگی۔ چنانچہ اس کی تائید کتب حدیث و تاریخ سے بھی ہوتی ہے بلکہ قرآن شریف میں بھی غزوہ حنین میں اولاً مغلوب ہونا صراحۃً مذکور ہے حالانکہ غزوہ حنین میں مسلمان بارہ ہزار تھے لیکن پھر بھی پہلے مغلوب ہو گئے اور اس کی وجہ قلت نہیں تھی بلکہ ایک قلبی مرض یعنی خود پسندی و عجب تھا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔

ولقد نصر کم اللہ فی مواطن کثیرة ویوم حنین اذا عجبتکم کثر تکم

"یعنی حق تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر تمہاری مدد فرمائی، اور غزوہ حنین میں بھی جب تم اپنی کثرت پر نازاں تھے۔"

حاصل یہ کہ مسلمانوں میں غزوہ حنین میں عجب وغرور پیدا ہو گیا تھا کہ ہم اتنے زائد ہیں اسی عجب کی وجہ سے شکست ہوئی اور جب اس گناہ سے توبہ کر لی اور معافی مانگ لی تو اسی میدان میں یہ ہزیمت خوردہ (شکست کھایا ہوا) لشکر غالب آ گیا جس کا ذکر اس آیہ کریمہ میں ہے۔

ثم انزل اللہ سکینته

اُصول وحُدود اعظم ضبط کے ساتھ کام کرنیکی ضرورت

ہر کام اصول سے ہوسکتا ہے، بے اصول تو گھر کا انتظام بھی نہیں ہوسکتا ملک کا کیا انتظام ہوگا۔ ہماری ہمسایہ قوم کس ہوشیاری اور چالاکی سے کام کر رہی ہے۔ یہ ساری بے اصولیاں اور بدانتظامیاں مسلمانوں ہی کے حصہ میں آ گئی ہیں جس طرف کو ایک چلا اسی